شذرات

انہی دنوں جناب لیفٹیننٹ جنرل عتیق الرحمٰن گورنر پنجاب اور مارشل لا ایڈمنسٹریٹر نے ٹیکسٹ بک نمائش کا افتتاح اور جامعہ اسلامیہ بہاولپور کے سالانہ جلسۂ تقسیمِ اسناد کی صدارت کرتے ہوئے دو خطبے دیے ہیں، جن میں آپ نے ملک کے دو اہم اور بنیادی مسئلوں کی طرف اربابِ علم و دانش کی توجہ مبذول کرائی ہے۔ ان میں سے ایک مسئلہ ہے مملکتِ پاکستان کی نظریاتی بنیادوں کا اور دوسرا مسئلہ ہمارے آج کے دور میں اسلامی اور دینی تعلیم کا ہے۔ اوّل الذکر مسئلے کے متعلق جناب گورنر صاحب نے فرمایا کہ پاکستان اسلامی تہذیب اور اسلامی روایات کو قائم رکھنے کے لیے وجود میں آیا ہے۔ چنانچہ اس کے لیے ضروری ہے کہ جہاں اسلامی علوم کے جاننے والے جدید سائنسی علوم سے بھی واقف ہوں تاکہ جہاں وہ ملک کے ترقیاتی مقاصد میں اپنے آپ کو مفید ثابت کر سکیں، وہاں وہ اس چیلنج کا بھی مقابلہ کر سکیں۔ آپ نے کہا۔ اسی سے ملک میں ایک متحد اور بیدار معاشرہ کا قیام عمل میں آسکتا ہے۔

جہاں تک پہلے مسئلے کا تعلق ہے، جناب گورنر صاحب نے فرمایا: بحیثیت پاکستانی مسلمانوں کے ہماری آئیڈیالوجی یا نظریۂ حیات کا سب سے بڑا ستون ہمارا اسلام پر عقیدہ ہے، اسلام جس کی تلقین ہمیں قرآن مجید میں کی گئی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تشریح فرمائی ہے۔ صاحبِ موصوف نے کہا، اسلام ہمیں توحید، انسانی اخوت اور عدلِ اجتماعی کی تعلیم دیتا ہے اور بتاتا ہے کہ فرد کو معاشرے سے الگ تھلگ رہ کر اپنے لیے نجات حاصل کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیے اور یہ کہ مختلف طبقات میں توازن اور ہم آہنگی پیدا کر کے ہم ایک صحت مند معاشرے کا قیام عمل میں لا سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ تاریخِ انسانی میں سب سے پہلا فلاحی معاشرہ اسلام ہی کی بدولت وجود میں آیا تھا۔

یقیناً گورنر صاحب کے ارشادات ایک حقیقت واقعی کی ترجمانی کرتے ہیں، اور ہر صاحبِ خرد پاکستانی اس پر صاد کرے گا لیکن اصل سوال اس کلمۂ حق کو عملِ حق میں تبدیل کرنا اور اسے معاشرے کا معمول بہ بنانا ہے اور افسوس یہ ہے کہ باوجود کوششوں کے، اس میں ابھی ہمیں خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوئی۔ گورنر صاحب نے اپنے جامعہ اسلامیہ کے خطبے میں مسلمانوں میں جو فرقہ پرستی پائی جاتی ہے، اس کی مذمت کی ہے۔ واقعہ یہ ہے کہ قرآن و سنت پر مبنی آئیڈیالوجی کے بارآور ہونے میں سب سے بڑی رکاوٹ یہی فرقہ پرستی ہے۔ اسی نے اسلام کو ایک مفید اور صالح معاشرتی عمل کے بجائے محض نظریاتی نزاع کی شکل دے دی ہے اور مسلمانوں کی نظروں سے ایک مثالی فلاحی معاشرے کے قیام کا مقصد اوجھل ہو گیا ہے۔ (س)